بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ

اور جب کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو اللہ تمہارے ایمان والوں کے درجے بلند فرمائے گا (مجادلہ: ۱۱)

سلام و قیام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۸

اِدارۂ مسعودیہ کراچی

سلام وقیام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
۸

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی
اسلامی جمہوریۂ پاکستان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم [۵]

○

وہ کیسی مُبارک ساعت ہوگی جب اللہ نے اپنے نُور سے نُورِ محمدی (ﷺ) کو پیدا فرمایا[۱]، آپ کے ذکر کو بلند فرمایا[۲] ____ پھر یہ خوشخبری سُنائی، بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر دُرود بھیجتے ہیں[۳]" ____ کائنات میں کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ نہ ہو[۴]، وہ تو لامکان ولازماں ہے، کوئی جگہ نہیں جو دُرود سے نہ گونج رہی ہو، لامکاں ولازماں میں بہار آرہی ہے ____ ہمارے کان نہیں سُن سکتے، ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں ____ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا؟ ____ رفعِ ذکر مطلوب ربِّ کائنات ہے، جس عمل سے رفعِ ذکر ہو بلا شبہ وہ بھی مطلوب ربِّ جلیل ہے ____ جب نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی تو دُورد بھیجنے والا اللہ ہی اللہ تھا، پھر جب فرشتے پیدا کیے گئے تو وہ بھی دُرود بھیجنے لگے ____ ساری مخلوق کو اگر دس حصّوں پر تقسیم کیا جائے تو ۹ حصّے فرشتے ہیں اور ایک حصّہ تمام مخلوق[۵] ____ پھر اس مخلوق میں انسان کتنے ہیں؟ ____ ان انسانوں میں مسلمان کتنے ہیں؟ ____ ان مسلمانوں میں دُرود پڑھنے والے کتنے ہیں؟ ____ ہم گنتیاں گنتے رہیں، حساب کتاب لگاتے رہیں مگر اللہ کے فرشتے تو اَن گنت ہیں، ہر لمحہ ہر آن دُرود بھیج رہے ہیں، سُبحان اللہ! ____ جب یہ نوید سُنائی گئی اور آیت نازل ہُوئی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیہ[۶]۔

تو محبوب ربِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارک چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھا، صحابہ سے فرمایا، مجھے مبارک باد دو، آج مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے ____ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) نے مبارک بادیں پیش کیں[۷] ____ آیتیں تو سب ہی قرآن کی ہیں مگر یہ آیت محبوب کی محبوب ہے ____ مبارک ہے وہ جس نے اس آیت شریفہ کو اپنی پہچان بنالیا!

○

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک بلند کرنا اللہ تعالیٰ کا مطلوب ومقصود ہے[۸] اسی لیے ولادت وبعثت سے لاکھوں سال پہلے اللہ نے ذکر پاک کی پہلی محفل سجائی جس میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السّلام شریک تھے[۹] ____ پھر ہر نبی نے اپنی اپنی اُمتوں میں محفلیں سجائیں اور آپ کی آمد آمد کی خوشخبریاں سُنائیں یہاں تک کہ آپ کا نام نامی سارے عالم میں جانا پہچانا ہوگیا[۱۰] ____ پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے ذکر پاک کی محفل سجائی جس میں ہزاروں اُمتی شریک ہوئے، اس محفل میں آپ نے اعلان فرمایا ____ "میں ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام "احمد" ہوگا[۱۱] ____ ان تمام محافل کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے، قرآن حکیم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنت الٰہی بھی ہے، سنت ملائکہ بھی ہے اور سنت انبیاء بھی ہے ____ کوئی نبی نہیں جس نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور کوئی اُمت نہیں جس نے ذکر پاک کی محفل نہ سجائی ہو ____ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ہی کے وسیلہ سے دُعا مانگی جو قبول ہوئی[۱۲]، جب آدم علیہ السلام کی زبان پر نام نامی آیا تو اولادِ آدم اس ذکرِ پاک سے کیسے محروم رہ سکتی تھی؟ اسی لیے فرمایا اے ایمان والو! تم بھی دُرود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔[۱۳]

اللہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے[۱۴] ______ کس حالت میں بھیج رہا ہے؟______ کوئی نہیں بتا سکتا______ کیا کھڑے ہوکر؟______ نہیں نہیں' کھڑا ہونا تو بندوں کی صفت ہے، ربّ ذوالجلال کو اس سے کیا علاقہ؟ ہاں وہ اس حالت میں دُرود بھیج رہا ہے جس کو نہ دماغ سوچ سکتا ہے، نہ زبان بیان کرسکتی ہے اور نہ قلم لکھ سکتا ہے______ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا ہی کمال عظمت کی دلیل ہے، اس سے بڑھ کر آپ کی عظمت کی اور کیا نشانی ہوگی؟______ ہاں ربّ جلیل اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے[۱۵]______ اَن گنت فرشتے، پرا باندھے، صف بہ صف کھڑے، دُرود بھیج رہے ہیں[۱۶]______ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ!______ صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑا ہونا تو ان فرشتوں کی سنت ہے______ آیت کریمہ میں پہلے ہی اشارہ فرمادیا ورنہ فرشتوں کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟______ اللہ اللہ، فرشتے ہمارے دائیں بائیں[۱۷]______ فرشتے ہمارے آگے پیچھے کھڑے[۱۸] دُرود بھیج رہے ہیں______ ہم بھیجیں نہ بھیجیں، ہم کھڑے ہوں یا نہ ہوں، وہ تو کھڑے ہوئے دُرود بھیج رہے ہیں______ ہم کو خبر تک نہیں، قرآنِ حکیم ہم کو بتا رہا ہے، ''ہاں قسم ہے ان پرا باندھے صف بہ صف کھڑے فرشتوں کی''[۱۹]______ محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز جنازہ میں کھڑے ہوکر درود پڑھا کرتے تھے______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جسدِ اطہر تخت پر کفنا کر لٹادیا گیا تو حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ فوج در فوج صلوٰۃ سلام پیش کیا[۲۰]۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پہلے مدینہ منورہ کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، اس کے بعد بچوں نے باری باری، فوج در فوج آپ کے جسدِ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا،[۲۱] یہ سلسلہ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا______ تو کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا سنتِ صحابہ بھی ہے، آج روضہ انور کے سامنے کھڑے ہوکر ہی دُرود وسلام پیش کرتے ہیں______

قیام کا حکم تو قرآنِ کریم میں بھی ہے اور قرینہ بتاتا ہے کہ یہ حکم سلام وقیام کو بھی شامل ہے______ سلام وقیام، علم الٰہی میں تھا______ مستقبل میں ہونے والے کاموں کے اشارے قرآن حکیم میں کردیئے گئے مثلاً سواری کے جانوروں کا ذکر کرکے فرمایا کہ ''ہم وہ سواریاں پیدا کریں گے جس کی تمہیں خبر نہیں[۲۲]''______ آج وہ سواریاں ہم نے دیکھ لیں اور دیکھ لیں گے______ ایک جگہ فرمایا ''ہم اُنہیں دُنیا بھر میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود اُن کے وجود کے اندر'' [۲۳]______ آج ہزاروں نشانیاں ہم نے دیکھ لیں اور وجود کے اندر کا یہ راز معلوم ہوگیا کہ سانس کی نالی میں کلمہ ''لا الٰہ اِلاّ اللہ'' اور داہنے پھیپھڑے پر ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا ہے [۲۴]______ تو عرض یہ کرنا ہے کہ علم الٰہی میں تھا کہ محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوا کریں گے چنانچہ ارشاد فرمایا______ ''اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے[۲۵]______ یعنی میر مجلس یا بانیٔ محفل کھڑے ہونے کے لیے کہے تو حاضرینِ محفل بلاحیل وحجت کھڑے ہوجایا کریں، اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں اور علماء کے درجے بلند فرمائے گا______ بے شک اللہ ہمارے کھڑے ہونے کو دیکھ رہا ہے[۲۶] اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سلام وقیام کو ملاحظہ فرمارہے ہیں[۲۷]______ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھ رہے ہیں تو کون ہے جو صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑا ہونا نہ چاہے گا؟______ مگر پھر بھی بعض حضرات سلام وقیام کے وقت نفرت وحقارت سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ کل قیامت کے دن جب منہ پر مُہر لگادی جائے گی اور ہمارے پاؤں ہمارے خلاف گواہی[۲۸] دیں گے اور کہیں گے، ''خدایا! جب حاضرینِ محفل تیرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھ رہے تھے تو یہ نفرت وحقارت سے اُٹھ کر اُلٹے پاؤں واپس جارہا تھا''______ کیا ربّ جلیل کے سامنے اس بیان سے ہمارا سر اُونچا ہوگا یا نیچا؟______ یہ فیصلہ آپ خود فرمائیں______ ہم فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں اور وہاں دینی محفلوں میں شریک بھی ہوتے ہیں جب کہ سب کو معلوم ہے کہ فائیو اسٹار ہوٹل منکرات اور محرمات کے مراکز ہیں اور ایسے مراکز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن بچانے کی ہدایت فرمائی ہے______ کوئی دامن نہیں بچاتا، سب جوق در جوق جاتے ہیں______

O

بے شک اجتماعی طور پر کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سنت ملائکہ بھی ہے اور سنت صحابہ بھی ہے اور سنت علماء صلحاء بھی ____ آج سے کچھ کم سات سو برس پہلے جلیل القدر عالم و عارف امام تقی الدین سبکی ۲۹ (م۔۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء) کی محفل میں علماء کرام کا عظیم اجتماع تھا، اس محفل میں ایک عاشق رسول نے امام صرصری ۳۰ کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ "عزت اور شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل سُن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں ۳۱" ____ یہ شعر سُننا تھا کہ میر مجلس امام تقی الدین سبکی کھڑے ہوگئے، وہ کیا کھڑے ہوگئے تمام علماء کھڑے ہوگئے ____ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ فرشتے بھی تو کھڑے ہیں! ____ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ صحابہ بھی تو کھڑے ہوئے تھے! ____ کھڑے ہونے کا یہ سلسلہ چل نکلا ____ کچھ کم چار سو برس پہلے محدثِ وقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م۔۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) بھی صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس کو عظیم سعادت سمجھتے ہوئے وسیلۂ نجاتِ اُخروی تصور فرماتے تھے ____ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے مرشدِ کریم حضرت حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی (م۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) کوئی سو برس پہلے صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس میں بے حد سرور و کیف پاتے ۳۳ ____ یہ محدثین و علماءِ ملّتِ اسلامیہ کے پاسبان تھے ____ افسوس ایسے عرفا و علماء پر تنقید ہماری عادت بن گئی ____ قرآنِ کریم میں تو لکھا ہے کہ جب سرکشوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی (ناقۃ اللہ ۳۴) کی شان میں دست درازیاں کیں تو آن کی آن میں وہ تباہ و برباد کر دیے گئے ____ ہم اللہ کے دوستوں (اولیاء اللہ ۳۵) کی شان میں مسلسل زبان درازیاں کر رہے ہیں حتیٰ کہ ان کے نیک اعمال کفر و شرک سے تعبیر کر رہے ہیں تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ ____ ہم خود عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں ____ دین کیلئے ہزاروں کاوشوں کے باوجود عالمِ اسلام پر ظلمت کے بادل چھا رہے ہیں ____ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ____ یہ کیوں ہو رہا ہے؟ ____ اندھیرا بڑھ رہا ہے، ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا ____ اپنے دل سے پوچھیں، وہی ٹھیک بات بتاتا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے فیصلہ طلب کرو ____

الحمدللہ صلوٰۃ وسلام کے لیے ہمارے وہ تمام اسلاف کھڑے ہوتے تھے جن کی تقویٰ و پرہیزگاری، طہارت و صداقت، پاکیزگی و پارسائی کی ہم قسم کھا سکتے ہیں ۳۶ ____ عالمی سطح پر ہر برِّ اعظم میں ذکرِ پاک کی محفلیں ہوتی ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے ۳۷ حتیٰ کہ سعودی عرب میں جہاں مواجہہ شریف کے علاوہ کسی محفل پاک میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ممنوع ہے (مگر جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم ہے) وہاں پر پابندی کے باوجود دیہاتی لوگ ۱۲ ربیع الاوّل کو مذہبی عیدوں میں ایک عید تصور کرتے ہیں، ولادت کی رات ذکر ولادت کرتے ہیں اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں ۳۸، یہ دیہاتی مسلمان عربوں کا معمول ہے ____ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے پیاروں کے راستے پر چلتے رہو، دانائی یہی ہے کہ ہم عشق کو عقلِ نارسا کے بھینٹ نہ چڑھائیں اور اپنی محبت کو رسوا نہ کریں ____

O

حقیقت یہ ہے کہ سلام کے مزاج میں کھڑے ہونا ہے چنانچہ روضۂ انور کے سامنے آج بھی کھڑے ہوکر ہی صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے ____ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حضور بھی کھڑے ہوکر ہی سلام پیش کرتے ہیں ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے فرمایا ____ ''سوار، پیادہ کو۔ راگیر، بیٹھے ہوئے کو۔ آنے والا، اہلِ مجلس کو سلام کرے ۳۹'' ____ یعنی کھڑا ہوا، بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ____ آج بھی محفل میں جو بزرگ یا محترم آتا ہے اُس کو کھڑے ہوکر ہی سلام پیش کیا جاتا ہے ____ ہم قبرستان میں بھی کھڑے ہوکر ہی اہلِ قبور کو سلام کرتے ہیں ____ اس دور میں تو کھڑے ہونے کا عام رواج ہوگیا ہے ____ ہم قومی ترانہ کھڑے ہوکر سُنتے ہیں، ہم کھڑے ہوکر قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں ____ حتیٰ کہ غیر مسلم حکومتوں کے جھنڈوں کو کھڑے ہوکر سلامی دیتے ہیں اور قومی ترانوں کو کھڑے ہوکر سُنتے ہیں، اور تو اور ہم اسمبلیوں میں خاموش کھڑے ہوکر مومن ومشرک مرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں ____ اسکولوں اور کالجوں میں طلبہ صف بہ صف کھڑے ہوکر ترانہ گاتے ہیں، مہمانوں کے استقبال کے لیے چھوٹے بڑے سب صف بندی کر لیتے ہیں ____ میں نے دہلی میں ہندوستانی ترانے کے لیے علماء کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے، وہ ترانہ جس کے بول بھی شرکیہ ہیں ____ ''وَنْدِے مَاتَرَم (اے زمین میں تجھے سجدہ کرتا ہوں)'' ____ جب ان علماء سے عرض کیا گیا کہ آپ کیا کہتے تھے اور آپ نے کیا کیا؟ تو وہ بہت ہی شرمسار ہوئے ____ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بعض رسم ورواج وہ ہیں جن کے بانی صحابی اور صلحاء وعلماء ہیں ____ بعض وہ ہیں جن کے بانی یہود ونصاریٰ ہیں ____ بعض وہ ہیں جن کے بانی کفار ومشرکین ہیں ____ بعض وہ ہیں جن کے بانی مرتدین وملحدین ہیں ____ آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایمان کا تقاضا کیا ہے؟ ____ ہم کو کون سے رسم ورواج اپنانے چاہئیں؟ ____ صلحاء وعلماء اُمّت کے یا غیر مسلموں اور ملحدوں کے؟ ____ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ جس ایوان میں ہم کھڑے ہوکر خوشی خوشی قومی ترانہ سُنتے ہیں اُسی ایوان میں تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام پیش کرنے کے لیے کھڑا ہونا دُوبھر معلوم ہوتا ہے۔ حیف! ہم کو کیا ہوگیا!

O

بعض حضرات صلوٰۃ وسلام کے لیے اس لیے اُٹھنا پسند نہیں فرماتے کہ بقول اُنکے قیام نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے، نیز یہ کہ حاضرینِ مجلس نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس تشریف لائے ہیں ____

(۱) جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام کا تعلق ہے بہت سی احادیث اس کی تائید کرتی ہیں____ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب سکھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ادب سکھایا____ خود فرمایا____ ''میرے ربّ نے مجھے اُدب سکھایا تو کیسا اچھا اُدب سکھایا!''[۴۰]____ انہیں آداب میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنے پیاروں کے لیے خود قیام فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سرداروں اور دوستوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم فرماتے تھے____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے قیام فرمایا[۴۱]____ حضرت عکرمہ، حضرت جعفر بن ابی طالب[۴۲] حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم[۴۳] کے لیے قیام فرمایا____ صفوان بن اُمیہ، عدی بن[۴۴] حاتم رضی اللہ عنہما، اور تو اور شادی سے واپس آنے والی عورتوں اور بچوں کے لیے قیام فرمایا[۴۵] کہ مسرّت وخوشی کا اظہار کھڑے ہو کر ہی کیا جاتا ہے____ حضرت فاطمہ[۴۶] اور حضرت عائشہ[۴۷] رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام فرمایا____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا[۴۸]____ حضرت طلحہٰ بن عبید اللہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے، مصافحہ کیا اور توبہ قبول ہونے پر مبارک باد دی[۴۹]____ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے،[۵۰] آپ نے جنازے کے لیے خود بھی قیام فرمایا____ آپ نے ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا جو جنازے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں[۵۱]____ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت شریفہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب حرم شریف میں جانے کے لیے مسجد نبوی شریف سے اُٹھتے تو سب کھڑے ہو جاتے، جب تک آپ حرم شریف میں داخل نہ ہو جاتے تعظیم وتکریم کے لیے سب کے سب کھڑے رہتے[۵۲]____ ہم تعظیم کے لیے کھڑے ہونے ہی میں کلام کر رہے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب سے معظم ادائے نیاز مندی کی اجازت کے آرزومند تھے......سُنیئے سُنیئے:۔

(۱) انصار کے باغ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، بکریاں سجدہ کر رہی ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں، ''یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ حقدار تو ہم ہیں'' (کہ آپ کو سجدہ کریں)____ آپ نے فرمایا، ''میری اُمت میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے''[۵۳]____

(۲) ایک باغ میں دو سرکش اونٹ آپ کے حضور سجدے میں گرے ہُوئے ہیں' صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کر رہے ہیں____ ''حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے؟''____ فرمایا____ ''سجدہ میرے لیے نہیں[۵۴]____

(۳) ایک فربہ اُونٹ سامنے آیا، سجدہ میں گر پڑا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا____ ''چوپاؤں سے زیادہ تو ہم کو چاہیئے کہ حضور کو سجدہ کریں''____ فرمایا____ ''کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں''[۵۵]____ چوپائے کیوں نہ سجدہ کریں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں____ ''میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں''[۵۶]____

آپ نے ملاحظہ فرمایا صحابۂ رکام رضی اللہ عنہم کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی کیسی تڑپ تھی؟ یہ اُن کا اَدب تھا____ وہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا اَدب کرتے تھے[۵۷]____ ایسا اَدب جس کا ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے، اِس اَدب سے اُنہوں نے بلند رُتبے پائے____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اَدب واحترام اور تعظیم اور تکریم کا سلیقہ تعلیم فرمایا، اور اُنہوں نے ہم کو سکھایا____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے انسانوں، سارے فرشتوں، سارے نبیوں سے افضل ہیں جب آپ نے اہلِ بیت اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے قیام فرمایا تو پھر آپ کے لیے قیام کیوں نہ کیا جائے؟____ یہ سوال عہدِ جدید کے بچہ کے ذہن میں آ سکتا ہے____ مگر اس کا کوئی جواب نہیں____ ! اور عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے تو سراپا اَدب تھے____ ان کے سامنے یہ سوال تھا ہی نہیں، وہ تو جان ودل سے فدا تھے____

ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اُٹھنے کو ناپسند فرماتے تھے جس کا رواج عجمیوں میں تھا ۵۸؎ ______ جس کا رواج ہمارے ہاں بھی تھا اور اب بھی ہے ______ اس رواج سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے اور جس کے لیے کھڑا ہوا جائے اس کی فرعونیت بڑھتی جاتی ہے ______ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جہاں گیر بادشاہ کے دربار میں ایک وزیر کھڑا تھا، ایک لمحہ کے لیے اُس کی نظر بادشاہ سے ہٹ کر اپنے کپڑوں پر چلی گئی، بادشاہ نے دیکھ لیا اور غضبناک ہو کر فرمایا ______ ''میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا، میرا وزیر میرے حضور میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے'' ۵۹؎ ______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کھڑا ہونا پسند نہ تھا جو خادم کو ذلیل اور مخدوم کو مغرور بنادے ______ جیسے بادشاہ کے سامنے درباریوں کا کھڑا ہونا ______ جیسے حاکم اعلیٰ کے سامنے محکموں کا کھڑا نا ______ جیسے زمیندار کے سامنے کسانوں کا کھڑا ہونا ______ جیسے جاگیردار کے سامنے ملازموں کا کھڑا ہونا ______ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہانہ شان وشوکت اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ کو کبھی پسند نہ فرمایا ______ ایسی سادہ زندگی اختیار فرمائی کہ شاہانِ عالم کے سارے پروٹوکول آپ کی سادگی پر قربان! ______ آپ نے مسکینوں کے طرزِ زندگی کو اپنایا اور ان کو وہ حوصلہ دیا کہ وہ دُنیا کے قائد ورہبر بن کر اُبھرے ______ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانوں کو عزت دینے آئے تھے، یہ کیسے گوارا فرماتے کہ انسان، انسان کی تذلیل کرے؟ ______ آپ نے اعلان فرمادیا ______ ''جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہیئے'' ۶۰؎ ______ کھڑے ہونے والوں کے لیے کچھ نہ فرمایا، دل کے روگی کو وعید سُنائی ______ بے شک کسی کے خوف یا خوشامد کی وجہ سے کھڑے ہونے کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا۔ ہاں، کسی کے لیے خلوص ومحبت وعزت واحترام کا جذبہ ہو تو پھر ایسے کھڑے ہونے کو نہ صرف یہ کہ پسند فرمایا بلکہ آپ نے خود قیام فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا ______ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کمال محبت اور ان پر کمال شفقت کی وجہ سے اپنے لیے اُن کا اُٹھنا پسند نہ فرماتے تھے ۶۱؎ ______ اللہ اکبر! آپ کی مہربانی وشفقت کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے اُٹھنے کی ادنیٰ تکلیف بھی گوارا نہ فرمائی جب وہ تکلیف، تکلیف تھی ہی نہیں، عین راحت تھی ______ قرآن حکیم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر آپ کی کمال شفقت ومہربانی کا اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے ______ ''وہ رسول جن کو تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر مہربان، مہربان'' ۶۲؎ ______ اللہ اکبر! اتنے شفیق وکریم کہ مسلمانوں کو ذرا سی تکلیف بھی نہ ہونے دیں، ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کے چاہنے والے، ______ ہاں اس عادت شریفہ پر ہی یہ انعامِ خاص عطا فرمایا گیا کہ ربّ ذوالجلال نے اپنے دو ناموں سے آپ کو مشرف فرمایا ______ اللہ بھی رؤف ورحیم ۶۳؎ اور آپ بھی رؤف ورحیم ۶۴؎ ______ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ______ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شفقت ومہربانی کو جب ہم آپ کی تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہونے کا بہانہ اور دلیل بناتے ہیں تو عقل حیرت سے ہمارا مُنہ تکتی ہے ______ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتا ہے اور عشق اشکبار ہے ______ کیا اُن کا چاہنے والا اس طرح بھی سوچ سکتا ہے؟ ______ کیا قیامت ہے کہ بندگی اور نیاز مندی کے سارے آداب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کردیئے جائیں اور تعظیم وتکریم کی ساری ادائیں اپنے لیے مخصوص کرلی جائیں! ______ یہ کیسا انصاف ہے، یہ کیسی محبت ہے؟ ______ عقل حیران ہے ______

سوال کرنے والا سوال کرسکتا ہے کہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً تعظیم کے لیے کھڑا ہونا پسند نہ تھا تو پھر اپنے پیاروں کے لیے آپ کیوں کھڑے ہوئے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہوئے کا حکم کیوں دیا؟ ____ اس کا کوئی جواب نہیں ____ آپ نے ناپسندیدہ بات کا کبھی حکم نہیں دیا، جو خود پسند فرمایا، اُسی کا حکم دیا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ہی آپ کو ناپسند تھا تو کیا آپ نے ناپسندیدہ بات کا حکم دیا؟ ____ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! ____ اس کا تو کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کرسکتا ____ کسی کے لیے دل میں پیار و محبت ہو تو خود بخود کھڑے ہونے کو جی چاہتا ہے، نفرت و عداوت ہو تو کھڑا ہونا تو درکنار سلام کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا ____ یہ انسان کی فطرت ہے ____ کسی کے لیے ذوق وشوق سے کھڑا ہونا، خلوص ومحبت کی علامت ہے اور نہ کھڑے ہونا نفرت وعداوت کی ____ کسی کی دل سے تعظیم وتکریم کرنی ہوتی ہے تو ہم کھڑے ہوتے ہیں، تذلیل وتحقیر کرنی ہوتی ہے تو ہم بیٹھے رہتے ہیں ____ یہ ہماری عادت ہے ____ ہم اپنی اداؤں سے محبت واُلفت اور نفرت وعداوت کا اظہار کرتے ہیں ____ اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا ہے۔[۶۵] اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تعظیم وتکریم کے لیے کھڑا ہونا تاریخ کے ہر دور میں عزّت واحترام کی علامت رہی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خلوصِ دل کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا اہلِ بیت اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب ہی کی سنّت ہے ____ اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ کھڑے ہوں گے تو کس کیلئے کھڑے ہوں گے؟ ____ ذرا اپنے دل سے پوچھیں، دل ہی سچی بات بتاتا ہے ____ بلاشبہ آپ ساری مخلوق سے افضل ہیں، کائنات کے مطلوب اور اللہ کے محبوب ہیں ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

(۲) جہاں تک ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تعلق ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حاضری کا ادب یہی سکھایا ہے کہ حاضر ہونے والا ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس طرح کھڑے ہوتے تھے، جبھی تو شیخ محدث دہلوی یہ فرما رہے ہیں ____ "ودر آں جناب عظمت دست راست رابر دست چپ بنہد چناں چہ درحالت نماز کنند"[۶۶] ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ اگر نماز کی حالت میں یاد فرمائیں تو حاضر ہونا ہی ہونا ہے[۶۷] تو پھر نماز کی طرح ہاتھ باندھنے کی بات کیا کی جائے؟ ____

(۳) اصل میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے[۶۸] اور نیتوں کا حال اللہ کو معلوم ہے، ہم اپنے بھائیوں سے اچھا ہی گمان رکھیں ____ دوسروں سے بدگمانی نہ کریں کہ بعض بدگمانیاں گناہِ کبیرہ ہیں[۶۹] ____ اہلِ سنّت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر محفل میں تشریف لاتے ہیں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ اپنی حریم ناز سے سب کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں[۷۰] ____ وہ دُور ہوتے ہوئے بھی ہمارے قریب ہیں اور بہت قریب[۷۱] ____ آپ کو اللہ نے شاہد بنا کر بھیجا[۷۲] اور شاہد وہ ہے جو ہمارے قریب ہو اور ہمیں دیکھ بھی رہا ہو ____ بلاشبہ وہ ہمارے قریب ہیں[۷۳] ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت عالی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں جس کو چاہتا ہے یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں[۷۴] یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں ____ ہماری عقل میں کیا آتا تھا؟ ____ اب سب کچھ آنے لگا جو نہیں آتا وہ بھی آنے لگے گا ____ ہم اس حد تک

آگے چلے گئے کہ صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونے والوں کو کافر ومشرک کہنے لگے اور یہ خیال تک نہ کیا کہ ہم نے یہ حکم لگا کر ماضی وحال کے کروڑوں مسلمانوں اور مشائخ کو بیک جنبش قلم کافر ومشرک بنادیا ____ افسوس ہم نے یہ کیا کیا؟ ____ کیا کسی عاشق نے اپنے محبوب کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے والوں کے خلاف کبھی ایسی مہم چلائی؟ اور ایسا حکم لگایا ہے ____ محبت کی پوری تاریخ خاموش ہے ____ کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی ____ ہم قومی جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں ___ اپنے دل سے پوچھئے کیا دو عالم کے تاجدار، آقائے نامدار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وازواجہٖ وسلم قومی جھنڈے اور قومی ترانے سے بھی کم ہیں؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نہیں نہیں وہ تو اُس قوم کی آبرو ہیں جس کی نسبت سے اس جھنڈے اور اس ترانے کو یہ عزت ملی کہ اس کے لیے ہم سب کھڑے ہوتے ہیں ___ جب یہ جھنڈا اور ترانہ قابلِ تعظیم ہے تو جس کے صدقے میں ہمیں یہ دونوں ملے وہ کیوں قابلِ تعظیم نہ ہوگا ___ ہماری عقل یہی کہتی ہے، ہمارا ضمیر یہی کہتا ہے، ہاں ع آبروئے ما زنامِ مصطفےٰ ست! ____

بے شک صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونا سنّت ملائکہ بھی ہے، سنّت صحابہ وصلحاء بھی ہے ____ جھنڈے کی سلامی، قومی ترانے کے لیے قیام نہ سنّت ملائکہ ہے، نہ سنّت صحابہ، سنّت صلحاء وعلماء ____ جس عمل میں نہ ثواب ہو اور نہ عذاب اُس سے بدرجہا بہتر وہ عمل ہے جس میں ثواب ہی ثواب ہو ____ صلوٰۃ وسلام کی شان قرآنِ حکیم نے یہ بتائی کہ جو دُرود پڑھتا ہے اللہ اور اُس کے فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں ۵؎، سبحان اللہ، سبحان اللہ! ____ اور دُرود پڑھنے والے کی حدیث پاک میں یہ شان بتائی کہ اللہ اور اس کے فرشتے ایک بار دُرود پڑھنے والے پر دس بار دُرود بھیجتے ہیں ۶؎ ____ اللہ اکبر! یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کھڑے ہو کر دُرود وسلام پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دُرود وسلام نہیں بھیجیں گے ____ قرآن کریم میں تو بہت سے مقامات پر کھڑے ہونے کا ذکر ہے ____ اللہ و رسول کی تعظیم کے لیے، ذکر وفکر کے لیے ۷؎ ____ جب اللہ اور اس کے فرشتے دُرود وسلام پڑھنے والوں پر دُرود بھیج رہے ہیں تو پھر ہم سلام وقیام سے منہ پھیر کر کیوں اتنی بڑی دولت سے محروم ہو رہے ہیں؟ ____ اللہ عطا فرما رہا ہے، اُس کے فرشتے دے رہے ہیں مگر ہم نہیں لے رہے، حیف! ہم کیا کر رہے ہیں! ____ قرآن کریم میں فرمایا، ''آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے'' ۸؎ ____ بے شک ہر آن بلندیاں اُن کے قدم چومتی رہیں گی، اُن کا چرچا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ آپ مقامِ محمود پر سرفراز کیا جائے گا ۹؎ ۔ جہاں سب آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے ____

مندرجہ بالا حقائق وشواہد کے باوجود اگر کوئی قیام کو نئی بات تصور کرتا ہے تو اس کے اطمینان قلب کے لیے قرآن وحدیث کافی ہے ____ قرآنِ حکیم میں رضائے الٰہی کے لیے نئی بات جاری کرنے والے اور اُس پر قائم رہنے والے کے لیے اجر وثواب کی بشارت سُنائی گئی ہے[۸۰] اور حدیث شریف میں ایسی اچھی بات نکالنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو دُھرے ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہے[۸۱] ____ ہاں سنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنے والے کو ضرور ضلالت وگمراہی کی وعید سُنائی گئی ہے[۸۲] ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم سے اور اچھی بات کیا ہوگی، قرآن کریم میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے[۸۳] ____ اس میں ثواب ہی ثواب ہے ____

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اندازِ فکر تو وہ ہے جو ابُوجہل اور ابُولہب نے اختیار کیا تھا ____ وہ آپ کو صرف اپنے جیسا بشر جانتے اور مانتے تھے ____ مگر دوسرا اندازِ فکر وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا ____ وہ آپ کو اللہ کا رسول جانتے اور مانتے تھے ____ ساری خرابیوں کی جڑ یہ تصور ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صرف بشر ہیں ____ اور ساری اچھائیوں کی اصل یہ تصور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول وآخر اللہ کے رسول اور محبوب ہیں ____ اللہ نے آپ کو جہان کا ہادی ورہبر اور محبوب ومطلوب بنایا ____ محبت کی فطرت میں نکتہ چینی نہیں ____ وہ ہر اُس ادا کو پسند کرتی ہے جس سے محبوب کی تعظیم وتکریم اور تعریف وتوصیف ہو ____ سلام وقیام بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کا والہانہ انداز ہے، محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ یہ انداز اچھا لگنا چاہیئے ____

سچی بات یہ ہے کہ سلام وقیام کا مقصود تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے جس کا ہمیں قرآن میں بار بار حکم دیا گیا ہے ____ آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط الآیہ نازل کرکے تعظیم وتکریم کا سلیقہ بتادیا ____ دُرود وسلام کے لیے نہ کسی وقت کا تعین فرمایا، نہ کسی خاص ہیئت کا بلکہ فرشتوں کی طرف اشارہ کرکے صلوٰۃ وسلام کیلئے ہر ہیئت کو جائز قرار دے دیا ____ بعض فرشتے قیام کی حالت میں ہیں، بعض رکوع کی حالت میں، بعض سجدے کی حالت میں اور بعض قعود کی حالت میں ____ مقصود تعظیم رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، خواہ بیٹھ کر کی جائے یا کھڑے ہوکر، ہر حالت میں ثواب ہی ثواب ہے ____ اللہ تعالیٰ خود فرمارہا ہے ____ "جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے[۸۵] ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی اللہ ہی کی یاد ہے بلکہ یہ تو اللہ کی محبوب یاد ہے، محبوب ذکر ہے ____ غور فرمائیں نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوکر ذکر کرنے کا حکم دیا، اس میں رازِ محبت پوشیدہ ہے جو محرم راز ہیں، جانتے ہیں ____ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ صلوٰۃ وسلام کھڑے ہوکر پیش کریں، یہ سنّت ملائکہ بھی ہے، سنّت صحابہ بھی اور سنّت علماء وصلحاء بھی ____ انہیں کی راہ پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں ____

؎ عطا اسلاف کا سوزِ دروں کر!

شریکِ زمرۂ لایحزنوا کر! آمین

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

☆☆☆

حواشی

۱۔ مصنف ابن عبدالرزاق وفتاویٰ حدیثیہ، ص ۲۸۹

۲۔ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۳۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۴۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۱۵

۵۔ الکلام الاوضح، کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۱ بحوالہ مستدرک وطبری

۶۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۷۔ معارج النبوۃ، ج ا، ص ۳۱۲، لاہور

۸۔ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۹۔ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱

۱۰۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۳۶

۱۱۔ سورۃ الصف، آیت نمبر ۶

۱۲۔ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۲، ص ۱۵۰

۱۳، ۱۴۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۱۵۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۱۶۔ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

۱۷۔ سورۃ حج، آیت نمبر ۱۸

۱۸۔ سورۂ رعد، آیت نمبر ۱۱

۱۹۔ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

۲۰۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴ بحوالہ بیہقی وحاکم وطبرانی

۲۱۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

۲۲۔ سورۂ نحل، آیت نمبر ۱۸

۲۳۔ سورۂ فصلت، آیت نمبر ۵۳

۲۴۔ روزنامہ ''البلاد'' (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

۲۵۔ سورۂ مجادلہ، آیت نمبر ۱۱

۲۶۔ سورۂ شعراء، آیت نمبر ۲۱۸

۲۷۔ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۰۴

۲۸۔ سورۃ النور، آیت نمبر ۲۴

۲۹۔ اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسین دہلوی (م۔۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے امام تقی الدین سبکی جلالت شان کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو ''امام جلیل مجتہد کبیر'' تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ اُن کے اجتہاد پر علماء کا اجماع ہے۔ (قلمی وتخمی فتوئی بحوالہ اقامۃ القیامہ، لاہور، ص ۱۳ و ۳۳)

۳۰۔ یحییٰ بن یوسف صرصری (م۔۶۵۶ھ/۱۲۵۸ء) اپنے وقت کے جلیل القدر فقیہ اور ادیب وشاعر تھے (عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین، بیروت، ج ۱۳، ص ۳۳۶، ۳۳۷)

۳۱۔ طبقات الکبریٰ، ج ا، ص ۲۰۸، مصر

۳۲۔ اخبار الاخیار، ص ۶۲۴، کراچی

۳۳۔ فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات)، لاہور، ص ۱۱۱

۳۴۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۴۳

۳۵۔ سورۂ یونس، آیت نمبر ۶۲

۳۶۔ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م۔۱۲۴۹ھ/۱۸۳۷ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (اقامۃ القیامۃ)۔

۳۷۔ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شکاگو میں ۲۶ اور ۲۷ اگست ۱۹۹۵ کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہوکر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ) شمارہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

۳۸۔ عاتق بن غیث البلادی: الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ۱۹۸۲ء

۳۶؎ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م۔۱۲۴۹ھ/۱۸۳۷ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (اقامۃ القیامۃ)۔

۳۷؎ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شکاگو میں ۲۶اور ۲۷ اگست 1995 کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہو کر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ) شمارہ جمعہ ۸ر ستمبر ۱۹۹۵ء، ص۱۰) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

۳۸؎ عاتق بن غیث البلادی: الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ۱۹۸۲ء

۳۹؎ بخاری شریف، ص ۹۲۱۔۹۱۹

۴۰؎ الانوار المحمدیہ من مواہب المحمدیہ، ص ۲۰۱

۴۱؎ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸: ترمذی، ج ۲، ص ۴۰۴

۴۲؎ ہاشم تتوی: بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۴۹ (قلمی)

۴۳؎ بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۵۰

۴۴؎ ایضاً، ورق ۲۵۰

۴۵؎ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۵۳۴، ج ۲، ص ۸۷۷، مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۰۵

۴۶؎ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸

۴۷؎ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۳۶۵، مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۶۶، سنن ابی داؤد، کراچی،، ص ۳۸۷

۴۸؎ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۹۲۶، سنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸

۴۹؎ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۶۳۶، ج ۲، ص ۹۲۶

۵۰؎ بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۵۰؎ بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء؛ مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۵۱؎ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۵۹۴، بیروت ۱۹۷۹ء ۵۲؎ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۹

۵۳؎ غلام جیلانی میرٹھی: بشیر القاری بشرح صحیح البخاری، دہلی، ص ۲۱۸ ۵۴؎ ایضاً، ص ۲۱۹ ۵۵؎ ایضاً

۵۶؎ مسلم شریف ۵۷؎ بخاری، ج ۲، ص ۲۵۶؛ مسلم، ج ۲، ص ۲۹؛ مشکوٰۃ، ص ۴۷

۵۸؎ ابی داؤد، ج ۳، پارہ ۳۲، ص ۶۶۸؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸ ۵۹؎ احمد سرہندی: مکتوبات، دفتر دوم

(ترجمۂ اُردو) کراچی، مکتوب نمبر ۲۹۳، ص ۴۳۳ ۶۰؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۴؛

ابی داؤد، ج ۳، ص ۶۶۷، حدیث نمبر ۱۷۸۸، مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۶

۶۱؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۳؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۵

۶۲؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸ ۶۳؎ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۳؛ سورۂ توبہ،

آیت نمبر ۱۱۱، سورۂ نحل، آیت نمبر ۴۷؛ سورۂ حج، آیت نمبر ۶۵، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۰، سورۂ حدید،

آیت نمبر ۹، سورۂ حشر، آیت نمبر ۱۰ ۶۴؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸

۶۵؎ قرآن حکیم، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲، سورۂ فتح، آیت نمبر ۹، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۶۶؎ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، کلکتہ ۱۲۶۴ھ، ص ۲۳۳ ۶۷؎ سورۂ انفال، آیت نمبر ۲۴

۶۸؎ بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۰۱، لاہور ۶۹؎ سورۂ حجرات، آیت نمبر ۱۲

۷۰؎ قاسم نانوتوی، آبِ حیات، دہلی، ص ۳۷ ۷۱؎ المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۱-۲۲، بغداد

۷۲؎ سورۂ نسآء، آیت نمبر ۴۱؛ سورۂ نحل، آیت نمبر ۸۹؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۸ ۷۳؎ بخاری شریف، ج ۲،

ص ۷۰۵، دہلی؛ مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۶، کراچی ۷۴؎ المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۴۷؛ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۴۱، دہلی

۷۵؎ سورۂ احزاب، آیت نمبر ۳۴ ۷۶؎ محمد علی الصابونی، روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۷

۷۷؎ سورۂ نسآء، آیت نمبر ۱۰۳؛ سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۱؛ سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۶۴ ۷۸؎ سورۃ الضحیٰ، آیت ۴

۷۹؎ سورۃ الاسراء، آیت نمبر ۷۹ ۸۰؎ سورۂ حدید، آیت نمبر ۲ ۸۱؎ مسلم شریف، دہلی، ج ۲، ص ۳۲۷؛

مشکوٰۃ شریف، کراچی، ص ۳۳ ۸۲؎ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۸۰؛ مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۶۹،

۸۳؎ سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۹؛ سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۸۴؎ ایضاً، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲ ۸۵؎ سورۃ النسآء، آیت نمبر ۱۰۳